www.KitaboSunnat.com

تذکرۃ المشاہیر

عبدالرشید عراقی

مولینا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی

اور

اُن کی خدمتِ حدیث

حدیث کی صیانت و حفاظت اور اُس کی ترقی و ترویج اور اشاعت میں برصغیر پاک و ہند میں علمائے اہلحدیث نے جو گراں قدر علمی خدمات سرانجام دی ہیں وہ تاریخ اہلحدیث میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ شیخ الکل حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) نے دہلی میں اور علامہ حسین بن محسن الانصاری یمانی (م ۱۳۲۷ھ) نے بھوپال میں حدیث کی نشر و اشاعت میں جو نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس کی مثال برصغیر پاک و ہند میں مشکل ہی سے ملے گی۔ حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ نے ۶۰ سال تک دہلی میں درسِ حدیث دیا اور آپ سے بیشمار حضرات مستفیض ہو کر مسندِ تحدیث کے مالک بنے اور بعض نے خدمتِ حدیث میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز تا قیامت رہیگا۔

مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہرویؒ (م ۱۳۸۶ھ) لکھتے ہیں:

"السید عارف باللہ مولینا عبداللہ غزنوی، آپ کے صاحبزادہ عالی السید مولینا عبدالجبار غزنوی شیخ پنجاب مولینا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی، مولینا حافظ عبداللہ محدث مبارک پوری، صاحب عون المعبود مولینا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی، مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری، صاحب تحفۃ الأحوذی شرح جامع الترمذی، مولینا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولینا شاہ عین الحق پھلواروی، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی، مولانا محمد سعید بنارسی، مولانا امیر حسن مولانا امیر احمد اور مولانا محمد بشیر ساکنین قصبہ سہوان"[1]

[1] ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۱۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تمام حضرات مسند تدریس تھے، اور ان سب حضرات نے حضرت شیخ الکل مولینا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ سے استفادہ کیا۔

علامہ حسین بن محسن انصاری بھوپال میں حدیث کی نشرو اشاعت میں مصروفِ عمل تھے۔

مولینا سید ابوالحسن علی ندوی رقمطراز ہیں:

شیخ حسین بن محسن کا وجود اور ان کا درس ایک نعمتِ خداوندی تھا۔ جس سے ہندوستان اس وقت بلادِ مغرب و یمن کا ہمسر بنا ہوا تھا۔ اور اس نے ان جلیل القدر شیوخ حدیث کی یاد تازہ کردی تھی۔ جو اپنے خداداد حافظہ ——— اور کتب حدیث رجال پر عبور کامل کی بناء پر ایک زندہ کتب خانہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ شیخ حسین بہ یک واسطہ علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ صاحب نیل الاوطار کے شاگرد تھے۔ اور ان کی سندِ حدیث بہت عالی اور قلیل الوسائط سمجھی جاتی تھی۔ یمن کے جلیل القدر اساتذہ حدیث کے تلمذ، صحبت، غیر معمولی حافظہ جو اہل عرب کی خصوصیت چلی آرہی ہے۔ سالہا سال تک درس و تدریس کے مشغلے اور طویل مزاولت اور ان میں خصوصیات کی بنا پر جن کی ایمان و حکمت کی شہادت احادیثِ صحیحہ میں موجود ہے۔ حدیث کا فن گویا ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا تھا۔ اور اس کے دفتر ان کے سینہ میں سما گئے تھے، وہ ہندوستان آئے، تو علماء و فضلاء (جن میں بہت سے صاحب درس و صاحب تصنیف بھی تھے) پروانہ وار ہجوم کیا۔ اور فن حدیث کی تکمیل کی، اور ان سے تسلسل تلامذہ میں نواب صدیق حسن خان، مولانا محمد بشیر سہوانی، مولانا شمس الحق ڈیانوی، مولانا عبداللہ غازی پوری، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا سلامت اللہ جیراجپوری نواب وقار نواز جنگ۔ مولوی وحیدالزمان حیدرآبادی، علامہ محمد طیب مکی، الشیخ ابوالخیر احمد مکی، الشیخ اسحاق بن عبدالرحمان نجدی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔[۱]

علمائے اہلحدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمات کا اعتراف علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) نے بھی کیا ہے۔ سید صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

"علمائے اہلحدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت بھی قدر کے قابل ہے۔ پچھلے

[۱] حیات عبدالحی ص ۸۰۔۹ طبع کراچی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد میں نواب صدیق حسن خاں مرحوم کے قلم اور مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کی تدریس سے بڑا فیض پہنچا۔ بھوپال ایک زمانہ تک علمائے حدیث کا مرکز رہا۔ قنوج، سہوان اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہلِ علم اس ادارہ میں کام کر رہے تھے۔ شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سرخیل تھے۔ اور دہلی میں مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی مسندِ درس بچھی تھی۔ اور جوق در جوق طالبینِ حدیث مشرق و مغرب سے ان کی درس گاہ کا رُخ کر رہے تھے۔ ان کی درسگاہ سے جو نامور اُٹھے اُن میں ایک مولانا محمد ابراہیم آروی تھے، جنھوں نے سب سے پہلے عربی مدارس میں اصلاح کا خیال قائم کیا۔ اور مدرسہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس درسگاہ کے دوسرے نامور مولانا شمس الحق صاحب مرحوم صاحب عون المعبود ہیں۔ جنھوں نے کتبِ حدیث کی جمع اور اشاعت کو اپنی دولت اور زندگی کا مقصد قرار دیا۔ اور اس میں وہ کامیاب ہوئے۔ اس درسگاہ کے تیسرے نامور مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری تھے۔ جنھوں نے درس و تدریس کے ذریعہ خدمت کی اور کہا جا سکتا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحبؒ کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع اُن کے سوا کسی اور کو اُن کے شاگردوں میں نہیں ملا۔ اس درس گاہ کے ایک اور نامور تربیت یافتہ ہمارے ضلع اعظم گڑھ میں مولانا عبدالرحمٰن مرحوم مبارک پوری تھے۔ جنھوں نے تدریس و تحدیث کے ساتھ ساتھ جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الأحوذی عربی لکھی"۔[۱]

خدمتِ حدیث میں مولانا شمس الحق ڈیانوی نہایت ممتاز ہیں۔ آپ نے جہاں ایک طرف حدیث کی تحریری خدمات سرانجام دیں۔ دوسری طرف حدیث کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں حدیث کی کئی ایک کتابیں چھپوا کر شائع کیں۔ اور اس کے ساتھ حدیث کی کئی نادر کتابیں اسلامی ممالک سے منگوا کر اپنے کتب خانہ کی زینت بنائیں۔

نام و نسب:

مولانا شمس الحق بن امیر علی ۲۷، ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ (جولائی ۱۸۵۷ء) عظیم آباد پٹنہ میں پیدا ہوئے

[۱] تراجم علمائے حدیث ہند ج ۱ ص ۳۶ طبع دہلی ۱۹۵۲ الحدیث امرتسر ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۸۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد ابراہیم نگر نہوی (م ۱۲۸۲ھ)، مولانا لطف اللہ بہاری (م ۱۲۹۶ھ)، مولانا فضل اللہ لکھنوی (م ۱۳۱۲ھ)، مولانا بشیر الدین محدث قنوجی (م ۱۲۹۶ھ)، مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی (م ۱۳۲۷ھ) کے نام ملتے ہیں۔[۱]

درس و تدریس:

تکمیل تعلیم کے بعد ڈیانواں میں جامع ازہر کے نام سے ایک دینی درس گاہ قائم کی اور درس و تدریس کے ساتھ وعظ و تذکیر اور تصنیف و تالیف میں ہمہ تن مصروف ہوئے۔ آپ کے تلامذہ کی فہرست بہت لمبی ہے۔ ان میں چند مشہور لوگوں کے نام یہ ہیں:

مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۲ھ)، مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)، مولانا ابو القاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)، مولانا عبد الحمید سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ)۔ مولانا فضل اللہ مدراسی (م ۱۳۶۱ھ)، مولانا شرف الحق ڈیانوی (م ۱۳۲۶ھ) (آپ کے بھائی)۔ مولانا حکیم محمد ادریس ڈیانوی (م ۱۹۶۰ء) (آپ کے صاحبزادہ)[۲]

آپ کے درس میں اسلامی ممالک کے طلباء حاضر رہتے تھے۔ مولانا ابو القاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

"آپ کے درس میں عرب و فارس کے طلباء بھی دیکھے گئے۔ اور بہت لوگوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا"[۳]

مولانا سید عبد الحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں:

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَلَدِهٖ وَعَكَفَ عَلَى التَّدْرِيْسِ وَالتَّصْنِيْفِ وَالتَّذْكِيْرِ وَبَذَلَ جُهْدَهٗ فِيْ نُصْرَةِ السُّنَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ السَّلَفِيَّةِ وَإِشَاعَةِ كُتُبِ الْحَدِيْثِ[۴]

"آپ واپس اپنے وطن (ڈیانواں) پہنچے۔ درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تذکیر و وعظ میں مصروف ہوگئے۔ اور اپنی ساری توجہ سنت کی حمایت اور

---

[۱] مقدمہ غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد ص ۱۸۱ [۲] حیات المحدث ص ۲۶۲ [۳] اہلحدیث امرتسر ۲۹ اپریل ۱۹۲۳ء ص ۱۱ [۴] نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۱۷۹۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب حدیث کی اشاعت کی طرف مبذول کی۔"

کتب حدیث کی اشاعت:

مولانا شمس الحق ڈیانویؒ کا شمار عظیم آباد کے رؤسا میں ہوتا تھا۔ آپ کے والد مرحوم نے لاکھوں کی جائداد چھوڑی۔ چنانچہ آپ نے زرِ کثیر صرف کر کے حدیث، تاریخ، اور اسماء الرجال کی کتابیں طبع کرائیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ سنن دارقطنی : امام ابو الحسن دارقطنی (م ۳۸۵ھ)
۲۔ تلخیص السنن : حافظ عبد العظیم منذری (م ۶۵۶ھ)
۳۔ خلق افعال العباد : امام محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ)
۴۔ کتاب العرش والعلو : حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ)
۵۔ التاریخ الصغیر : امام محمد بن اسمٰعیل البخاری (م ۲۵۶ھ)
۶۔ کتاب الضعفاء الصغیر : امام محمد بن اسمٰعیل البخاری (م ۲۵۶ھ)
۷۔ کتاب الضعفاء والمتروکین : امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ)
۸۔ تہذیب السنن : حافظ ابن القیم الجوزی (م ۷۵۱ھ)
۹۔ کتاب الادب المفرد : امام محمد بن اسمٰعیل البخاری (م ۲۵۶ھ)
۱۰۔ التلخیص الجبیر : حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) [۱]

مولانا شمس الحق مرحوم دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن کے رکن تھے۔ آپ کی تحریک سے دائرۃ المعارف نے حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی تہذیب التہذیب اور حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) کی تذکرۃ الحفاظ شائع کیں۔[۲]

کتب خانہ:

مولانا شمس الحق مرحوم کا کتب خانہ برصغیر پاک و ہند میں ایک مثالی کتب خانہ تھا۔ آپ نے زرِ کثیر صرف کر کے اسلامی ممالک سے تفسیر و حدیث، اسماء الرجال، تاریخ اور دوسرے علوم اسلامیہ کی کتابیں منگوا کر اپنے کتب خانہ میں جمع کیں۔ یہاں چند نایاب کتابوں کا تذکرہ دلچسپی سے خالی

[۱] حیات المحدث ص ۵۲ [۲] اہلحدیث امرتسر ۲۹، اپریل ۱۹۱۳ء ص ۱۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا۔

مسند ابو عوانہ: از امام ابو عوانہ اسفرائنی: ۳۶۶ھ کا مکتوبہ نسخہ تھا۔ اور اس پر حافظ ذہبی (م ۷۴۸ھ) کے دستخط تھے۔

صحیح مسلم: از امام مسلم بن حجاج القشیری (م ۲۶۱ھ)؛ امام شوکانی (م ۱۲۵۰ھ) کے دستخط تھے۔ اور امام شوکانی نے ۱۲۴۰ھ میں دستخط کئے تھے۔

معالم السنن: امام ابو سلیمان خطابی (م ۳۸۸ھ): سنن ابی داؤد کی قدیم شرح ہے۔ ۱۳۵۱ھ میں حلب سے شائع ہو چکی ہے۔ علامہ سید رشید رضا مصری ایڈیٹر المنار (م ۱۳۵۴ھ) نے اس کی تلاش کے لئے علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) کو لکھا۔ سید صاحب نے اس کی تلاش شروع کی۔ تو اس کی پہلی جلد مولانا ابو بکر شیث جون پوری (م ۱۳۵۹ھ) کے کتبخانہ سے ملی۔ مگر صرف ایک جلد۔ اگرچہ مولانا شمس الحقؒ کے پاس مکمل شرح موجود تھی[۱]

بنارس کے ٹاؤن ہال میں ۱۴، اپریل ۱۹۰۶ء کو ندوۃ العلماء ہند کے زیر اہتمام جن نادر کتابوں کی نمائش کی گئی تھی، اُن میں فنِ حدیث کی بعض نہایت قدیم اور نایاب کتابیں مولینا شمس الحق عظیم آبادی کے کتب خانے سے آئی تھیں۔

علامہ شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ) نے مندرجہ ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے:

مسند عبد بن حمید الکسی، مسند ابو عوانہ، کشف الأستار عن زوائد مسند البزار للہیثمی، مصنف ابن ابی شیبہ، معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، معالم السنن خطابی، شرح سنن ابی داؤد ابن القیم[۲]

ان کے علاوہ کئی اور نایاب اور قدیم کتابیں مولانا شمس الحق مرحوم کے کتبخانہ میں موجود تھیں[۳]

حدیث کی حمایت اور دینی حمیّت:

مولانا شمس الحق مرحوم کی ساری زندگی حدیث کی صیانت و حفاظت اور اس کی ترقی و ترویج میں گذری۔ اور حدیث کے متعلق کسی قسم کی معمولی سی بھی مداہنت برداشت نہیں کرتے تھے۔ مولانا شمس الحق مرحوم نے اس سلسلہ میں جو قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں، یا آپ کی تحریک پر

۱۔ حیات المحدث ۸۹ ۲۔ مقالات شبلی ج ۸ ص ۱۱۱ ۳۔ الفرقان لکھنؤ شاہ ولی اللہ نمبر، ص ۲۸۶۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسرے علمائے اہلحدیث نے حدیث کی صیانت و حفاظت اور اس کی نشر و اشاعت و ترقی و ترویج میں علمی کارنامے سر انجام دیئے۔ اس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

ڈاکٹر عمر کریم پٹنوی جو ایک غالی حنفی بریلوی عالم تھے، انھوں نے امام بخاری (م ۲۵۶ھ) اور اُن کی جلیل القدر تصنیف "الجامع الصحیح للبخاری" پر بے جا قسم کے اعتراض کیے۔ اور چار جلدوں میں "الجروح علی البخاری" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ مولانا شمس الحق مرحوم نے اس کا جواب اپنے تلمیذ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) سے "حل مشکلات بخاری" کے نام سے چار جلدوں میں لکھوایا۔ اور مولوی عمر کریم کی دوسری ہفوات کا جواب بھی مولانا ابوالقاسم بنارسی نے درج ذیل کتابوں کی صورت میں دیا۔

الامر المبرم، مار رحیم، صراط مستقیم، الریح العقیم، العرجون القدیم۔

مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ) نے "سیرۃ النعمان" لکھی۔ اس میں مولانا شبلی مرحوم نے محدثین پر عموماً اور امام بخاریؒ پر خصوصاً تنقید کی۔ مولانا شمس الحق مرحوم نے اس کا جواب ایک طرف تو مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) سے "حسن البیان" کے نام سے لکھوایا۔ اور دوسری طرف آپ نے مولانا عبدالسلام مبارکپوری (م ۱۳۴۲ھ) سے "سیرۃ البخاری" لکھوائی۔ "سیرۃ البخاری" تو مولانا ڈیانوی مرحوم کی زندگی میں شائع نہ ہو سکی۔ مگر دوسری کتابیں مولانا شمس الحق مرحوم نے اپنے خرچ سے چھپوا کر شائع کیں۔[۵۱]

مولانا ظہیر احسن شوق نیموی (م ۱۳۲۲ھ) کے فقہی رسائل کا جواب دینے کے لیے خصوصی طور پر مولانا شمس الحق مرحوم نے مولانا محمد سعید محدث بنارسی (م ۱۳۲۲ھ) اور مولانا ابوالمکارم محمد علی ہوتی (م ۱۳۵۳ھ) کو تیار رکھا تھا۔ اِن حضرات نے مولانا شوق نیموی مرحوم کے کئی رسائل کا تحقیقی جواب دیا تھا، مثلاً:

اوثق العری باقامۃ الجمعۃ فی القری۔ تالیف مولانا محمد سعید بنارسی۔

المذہب المختار فی الرد علی جامع الآثار۔ تالیف مولانا ابوالمکارم محمد علی ہوتی۔

اور مولانا شمس الحق مرحوم نے خود مولوی محمد علی مرزاپوری حنفی کے رسالہ "القول المتین فی اخفاء التامین" کے جواب میں "الکلام المبین فی الجہر بالتامین والرد علی القول المتین" لکھا۔ جس میں تحقیق کا حق ادا کر دیا۔

۵۱؎ الحدیث امرتسر ۲۸ اپریل ۱۹۱۱ء ص۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاریؒ سے متعلق ایک حنفی عالم نے "بعض الناس فی دفع الوسواس" لکھی۔ جس میں انھوں نے امام ابوحنیفہؒ پر امام بخاریؒ کے ۲۲ اعتراضات کا جواب دینے کی بیکار سی کوشش کی۔ مولانا شمس الحق مرحومؒ نے اسکا محققانہ اور تحقیقی و علمی جواب "دفع الالتباس عن بعض الناس" کے نام سے دیا۔

فضل وکمال :

مولانا شمس الحق ڈیانویؒ مرحوم صاحب علم وفضل تھے۔ ان کے علم وفضل، وسعتِ نظر اور علمی تبحر پر ان کی تصنیفات شاہد ہیں۔ فن حدیث میں غیر معمولی اشتغال کی وجہ سے حدیث پر ان کو گہری بصیرت حاصل ہوگئی تھی۔ وہ صحیح ضعیف، راجح، مرجوح، مرفوع، موقوف، محفوظ، معلل، متصل، منقطع اور حدیث کی دوسری تمام انواع واقسام کے درمیان نقد وتمیز کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کی وسعت نظر اور تحقیق وتدقیق کا یہ حال تھا کہ اگر کسی کتاب میں کوئی معمولی سی غلطی یا فرق واختلاف بھی ہوتا تو ان سے مخفی نہ رہتا۔ فوراً اس کی تصحیح فرماتے۔ علامہ شوکانی (م ۱۲۵۰ھ) نے نیل الأوطار میں اس کے رجال کے اندر جو غلطیاں کی تھیں۔ اپنے ذاتی نسخے کے حاشیے میں آپ نے تصحیح کردی تھی[۱]

اخلاق وعادات :

مولانا شمس الحق مرحوم شریف الطبع، متواضع اور ملنسار شخص تھے۔ اس لئے ہر طبقہ و مسلک کے علماء سے اور اربابِ کمال سے ان کے اچھے تعلقات تھے[۲] اور اہل علم سے محبت کرنے والے تھے[۳]

وفات :

مولانا شمس الحق نے ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء بروز سہ شنبہ ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا[۴]

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۔

---

[۱] اہلحدیث امرتسر ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۹ [۲] الحیاۃ بعد المماۃ ص ۱۲۴ [۳] نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۱۷۹۔
[۴] الامر المبرم ص ۲۱۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمتِ حدیث میں مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ کی تصنیفات:

مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی نے حدیث کی حمایت و نصرت میں جو کتابیں تالیف کیں، اُن کا مختصر تعارف درج ہے۔ اور ان کتابوں کے مطالعہ سے مولانا مرحوم کے تبحر علمی، جامعیت، وسعتِ نظر، حدیث و فقہ میں بصیرت و مہارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۔ غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد (عربی)

سنن ابی داؤد صحاح ستہ کا رکن عظیم ہے۔ اور امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (م ۲۷۵ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کا درجہ صحیح بخاری و مسلم کے بعد بتایا جاتا ہے اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مسائل و احکام سے متعلق روایات ہیں۔

غایۃ المقصود سنن ابی داؤد کی مبسوط اور جامع شرح ہے۔ اور ۳۲ جلدوں میں مولانا شمس الحق مرحومؒ نے لکھی۔[1] غایۃ المقصود کے شروع میں ایک طویل علمی، تاریخی اور تحقیقی مقدمہ بھی ہے اس مقدمہ میں مولانا مرحومؒ نے تاریخ، حدیث، حجیتِ حدیث اور ائمہ حدیث کی خدمات پر سیر حاصل اور جامع تبصرہ فرمایا ہے۔

غایۃ المقصود کی صرف ایک جلد ۱۳۰۵ھ میں مطبع انصاری دہلی سے مولانا تلطف حسینؒ عظیم آبادی (م ۱۳۳۴ھ) کے اہتمام سے شائع ہوئی۔ اس کے حاشیہ پر حافظ عبدالعظیم منذری (م ۶۵۶ھ) کا تلخیص السنن، اور علامہ ابن القیم (م ۷۵۱ھ) کی تہذیب السنن بھی شائع ہوئی۔

۲۔ عون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد (عربی):

عون المعبود سنن ابی داؤد کی شرح ہے۔ اور ۴ جلدوں میں ہے۔ یہ شرح غایۃ المقصود کا اختصار ہے۔ مولانا شمس الحق مرحوم نے اس شرح کی تصنیف کے وقت سنن ابی داؤد کے ۱۱ نسخے اپنے پیش نظر رکھے، جن میں ۳ مطبوعہ تھے اور ۸ غیر مطبوعہ۔ اور ان ۱۱ نسخوں کا مقابلہ کر کے آپ نے سنن ابی داؤد کا ایک صحیح نسخہ تیار کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے حافظ مزی (م ۷۴۲ھ) کی تحفۃ الاشراف، حافظ منذری (م ۶۵۶ھ) کی تلخیص سنن ابی داؤد، امام ابو سلیمان خطابی (م ۳۸۸ھ) کی معالم السنن اور علامہ ابن اثیر جزری (م ۶۰۶ھ) کی جامع الاصول کو بھی

[1] ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۲۵، تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۳۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشِ نظر رکھا۔

مولانا شمس الحق مرحوم ؒ نے اس کی تالیف کے وقت ایک علمی بورڈ تشکیل دیا۔ جس کے ارکان یہ تھے:

"مولانا اشرف الحق ڈیانوی (م ۱۳۲۶ھ)، مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ)، مولانا حکیم محمد ادریس ڈیانوی (م ۱۹۶۰ھ)، مولانا عبدالجبار ڈیانوی مرحوم، مولانا قاضی یوسف حسین خان پوری (م ۱۳۵۲ھ) اور مولانا ابویحییٰ محمد شاہجہان پوری (م ۱۳۳۸ھ)"[1]

یہ سب حضرات مولانا شمس الحق مرحوم کے معاون تھے۔ اور ان سب سے مولانا مرحوم نے ان کی علمی استعداد کے مطابق کام لیا۔ مگر سب سے زیادہ اعتماد آپ کو مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری (م ۱۳۵۳ھ) پر تھا۔ مولانا مبارک پوری مرحوم ۸ سال تک ڈیانواں میں مقیم رہے[2]۔

عون المعبود میں غایۃ المقصود کی اہم خصوصیات آگئی ہیں۔ دونوں میں محض رجال و تفصیل کا فرق ہے۔ بعض مقامات پر بڑے طویل مباحث آگئے ہیں۔ عون المعبود میں سنن ابی داؤد کی اسانید و متون کی مشکلات کو حل کیا گیا ہے۔ اور آپ کی یہ شرح نادر تحقیقات اور علمی نکات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں بے شمار لطیف و دقیق مسائل و مباحث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

عون المعبود مختصر ہونے کے باوجود بے شمار علمی نکات و فوائد پر مشتمل ہے[3]۔

علامہ محمد منیر دمشقی (م ۱۲۶۹ھ) لکھتے ہیں:

"کُلُّ مَنْ جَاءَ بَعْدَهٗ مِنْ شُيُوْخِ الْهِنْدِ وَغَيْرِهٖ اِسْتَمَدُّوْا مِنْ شَرْحِهٖ"

مصنف کے بعد ہند و بیرون ہند کے تمام علماء نے اس شرح سے استفادہ کیا ہے[4]۔

عون المعبود کی پہلی تین جلدیں ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء اور چوتھی جلد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں مطبع انصاری دہلی سے شائع ہوئیں۔ صفحات کی مجموعی تعداد ۱۹۰۰ ہے۔ چوتھی جلد کے آخر میں

---

[1] تراجم علمائے اہلحدیث ہند ج ۱ ص ۴۰۲، عون المعبود ج ۴ ص ۵۵۲ [2] عون المعبود ج ۱ ص ۲ [3] تقریظات عون المعبود ج ۴ [4] النموذج من الاعمال الخیریہ ص ۶۲۷۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد بشیر سہوانی (م ۱۳۲۶ھ)، مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) اور علامہ حسین بن محسن انصاری یمانی (م ۱۳۲۷ھ) کی تقاریظ بھی شامل ہیں۔

۳۔ التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی (عربی):

"سنن دارقطنی" امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی (م ۳۸۵ھ) کی تصنیف ہے۔ صحاح ستہ کے بعد حدیث کی جو کتابیں شہرت و قبول اور وثوق و اعتبار سے ممتاز اور اہم مانی جاتی ہیں اُن میں سنن دارقطنی بھی شامل ہے۔

مولانا شمس الحق ڈیانوی مرحوم نے "التعلیق المغنی" کے نام سے سنن دارقطنی کی مختصر شرح اور تعلیق لکھی۔

مولانا شمس الحق مرحوم لکھتے ہیں:

"اكْتَفَى فِيهَا عَلَى تَنْقِيحِ بَعْضِ أَحَادِيثِهٖ وَبَيَانِ عِلَلِهٖ وَكَشْفِ بَعْضِ مَطَالِبِهٖ عَلَى سَبِيلِ الْإِيجَازِ وَالْاِخْتِصَارِ"

"میں اس میں بعض حدیثوں پر تنقید کر کے ان کی علتیں بیان کروں گا۔ اور مختصراً بعض کے مطالب بھی بیان کروں گا" [1]

چنانچہ مولانا شمس الحق مرحوم نے اس میں حدیثوں کی تحقیق و تنقید، ان کے علل و مصالح، مطالب اور بعض مشکل مقامات کو حل کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ائمہ فقہ واجتہاد کے مذاہب و مسالک، راوی کے ناموں، کنیتوں اور بلاد و اماکن کی وضاحت بھی کی ہے۔ اور آپ نے لغوی و تفسیری مباحث پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ شروع میں آپ نے امام دارقطنی اور سنن دارقطنی کا تعارف بھی کرایا ہے۔

"التعلیق المغنی" پہلی بار ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۳ء میں مطبع انصاری دہلی سے ۵۰۴ صفحات پر شائع ہوئی [2]

۴۔ التعلیقات علی اسعاف المبطاء برجال الموطا (عربی):

"موطا امام مالکؒ" حدیث کی مشہور کتاب ہے۔ اور اس کو "اوّل الکتب" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ موطا امام مالکؒ کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ اس کو شارحین و محشیّن کی ایک بڑی جماعت ہاتھ آئی۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) نے موطا کے

[1] التعلیق المغنی ج ۱ ص ۲ [2] تذکرۃ المحدثین ج ۲ ص ۱۱۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجال کو جمع کیا اور "اسعاف المبطا برجال الموطأ" کے نام سے ایک علمی کتاب تصنیف کی۔ مولانا شمس الحق مرحوم ڈیانوی نے اس پر مختصر اور مفید تعلیق لکھی۔ اور اس میں مفید علمی اضافے بھی کئے ہیں اور ضبط اسماء وکنی اور القاب میں جہاں علامہ سیوطی سے تسامحات ہوئے ہیں، حواشی میں ان کی تصحیح کی ہے۔ یہ کتاب ۱۳۲۰ھ میں مطبع انصاری دہلی سے ۵۰ بڑے صفحات پر شائع ہوئی ہے[1]

غیر مطبوعہ تصنیفات:

مولانا شمس الحق مرحوم ڈیانوی کی درج ذیل کتابیں جو آپ نے خدمت حدیث کے سلسلہ میں لکھیں، طبع نہیں ہو سکیں۔ ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۱۔ فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری (عربی):

مولانا شمس الحق مرحوم نے اس کتاب میں ان روایات کی تشریح کی ہے، جن کو امام بخاری نے تین واسطوں سے ذکر کیا ہے۔ حدیث کی اصطلاح میں ان کو ثلاثیات کہا جاتا ہے ان کی تعداد مکررات کے لحاظ سے ۲۲ اور غیر مکرر ۱۶ ہے۔ مولانا مرحوم کی یہ کتاب پایۂ تکمیل کو نہ پہنچ سکی[2]

۲۔ النجم الوھاج شرح مقدمۃ الصحیح لمسلم بن الحجاج (عربی)

کتب حدیث میں صحیح مسلم کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اور اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمیشہ اس کا نام صحیح بخاری کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ امام مسلم (م ۲۶۱ھ) نے شروع میں ایک علمی و تحقیقی مقدمہ لکھا ہے جس میں جرح و تعدیل اور اصول حدیث کے بہترین علمی نکات بیان فرماتے ہیں۔ مولانا ڈیانوی مرحوم نے "النجم الوھاج" کے نام سے اس کی شرح لکھی ہے۔ مگر افسوس یہ علمی شرح طبع نہیں ہو سکی۔ اس کا قلمی نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے[3]

۳۔ ھدایۃ اللوذعی بنکات الترمذی (عربی)

مولانا شمس الحق مرحوم نے اس کتاب میں جامع الترمذی کے مشکل مقامات کی تشریح و تفصیل

۱؎ حیات المحدث ص ۹۰ ۲؎ سیرۃ البخاری ص ۲۴۷ ۳؎ حیات المحدث ص ۸۹، سیرۃ البخاری ص ۲۴۴، الحدیث امرتسر ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۴۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان فرمائی ہے۔ دراصل آپ کی یہ کتاب ایک علمی مقدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس طرح آپ نے "غایۃ المقصود اور التعلیق المغنی" کے شروع میں طویل علمی و تحقیقی مقدمے لکھے تھے۔ مولانا ڈیانوی مرحوم نے اپنی اس علمی کتاب کو سات فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) تراجم الامام الترمذی (۲) فی احوال کتاب الجامع (۳) فی فوائد شتّی (۴) تراجم شیوخ ترمذی (۵) ذکر شروح جامع الترمذی (۶) ترجمۃ شیوخی الی المؤلف اخذت عنھم ہذا الکتاب (۷) اسناد الکتب عن رأی المحدث ای المؤلف الترمذی [۱]

مولانا عبدالرحمٰن محدث مبارک پوری (م ۱۳۵۳ھ) نے اپنی تصنیف مقدمہ تحفۃ الاحوذی میں اس کتاب سے استفادہ کیا تھا۔ اور ایک طویل اقتباس ابو عیسیٰ کنیت رکھنے کے جواز میں اس سے نقل کیا ہے [۲]

۴۔ تعلیقات علی سنن النسائی (عربی):

اس میں سنن نسائی کی بعض مشکلات کو حل کیا گیا ہے [۳]

۵۔ جوابات الزامات الدارقطنی علی الصحیحین (عربی):

امام ابوالحسن دارقطنی (م ۳۸۵ھ) نے "کتاب الالزامات" اور "التتبع" کے نام سے لکھیں جن میں صحیحین (بخاری و مسلم) پر بعض اعتراضات کئے۔ ائمہ حدیث نے امام دارقطنی کے الزامات کے جواب دیئے ہیں۔

امام نووی (م ۶۷۶ھ) نے مقدمہ صحیح مسلم اور حافظ ابن حجر (م ۸۵۲ھ) نے مقدمہ "فتح الباری" میں ان الزامات کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے۔ مولانا شمس الحق مرحوم نے اس کتاب میں امام دارقطنی کے الزامات و استدراک کا جواب دیا ہے۔

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

"مولانا شمس الحق ڈیانوی مرحوم نے امام دارقطنی کی کتاب "الزامات" اور "التتبع" پر جو استدراک لکھا ہے، وہ قابلِ دید اور لائق مطالعہ ہے [۴]

---

[۱] سیرۃ البخاری ص ۲۲۶ [۲] مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۱۷۲ [۳] سیرۃ البخاری ص ۲۲۶ [۴] الریح العقیم محسم بنا عمر کریم ص ۲، حل مشکلات بخاری ج ۱ ص ۵۲۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر:

الرحیق العقیم بمحسم بنارہ عمر کریم ـــ ـــ ـــ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)

المخرج من الاعمال الخیریہ ـــ ـــ ـــ علامہ محمد منیر دمشقی (م ۱۳۶۹ھ)

التعلیق المغنی علی السنن دار قطنی ـــ ـــ ـــ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)

الأمر المبرم ـــ ـــ ـــ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)

الحیاۃ بعد المماۃ ـــ ـــ ـــ مولانا فضل حسین مظفر پوری (م ۱۳۳۵ھ)

تراجم علمائے حدیث ہند ـــ ـــ ـــ مولانا ابویحیٰی امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۶ء)

تذکرۃ المحدثین ـــ ـــ ـــ مولانا ضیاء الدین اصلاحی ایڈیٹر معارف اعظم گڑھ۔

حل مشکلات بخاری ـــ ـــ ـــ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)

حیات عبدالحی ـــ ـــ ـــ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

حیات المحدث ـــ ـــ ـــ مولانا محمد عزیر سلفی بہاری

سیرت البخاری ـــ ـــ ـــ مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۴۲ھ)

عون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد ـــ ـــ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)

غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد ـــ ـــ ″ ″ ″ ″

مقالات شبلی ـــ ـــ ـــ مولانا شبلی نعمانی (م ۱۳۳۲ھ)

مقدمہ تحفۃ الأحوذی ـــ ـــ ـــ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری (م ۱۳۵۳ھ)

نزہۃ الخواطر ـــ ـــ ـــ مولانا سید عبدالحئ الحسنی (م ۱۳۴۱ھ)

ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ـــ ـــ ـــ مولانا ابویحیٰی امام خاں نوشہروی (م ۱۹۶۶ء)

الفرقان لکھنؤ (شاہ ولی اللہ نمبر) ـــ ـــ ـــ مولانا محمد منظور نعمانی

اہلحدیث امرتسر ـــ ـــ ـــ مولانا ثناء اللہ امرتسری (م ۱۳۶۸ھ)

۲۸ر اپریل ۱۹۱۱ء ـــ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۱ء

۳۱ر اکتوبر ۱۹۱۴ء ـــ ۲۹ر اپریل ۱۹۲۳ء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ